وزراکا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ر
سہ ماہی ۶ ر
ماہوار ۲½ ر

یوم سہ شنبہ

۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱ ر

جلد ۳۸ | ۱۰ صلح ۱۳۲۹ ہش | ۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء | نمبر ۶

نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۹ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت آج بھی بحال رہی۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز نے لگان داری کا بل منظور کر لیا

زمین پر قابض کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے

پشاور ۹ جنوری۔ سرحد اسمبلی نے آج لگان داری کا بل سلیکٹ کمیٹی کی ترمیموں کے مطابق منظور کر لیا اس بل کی رو سے زمینوں پر قابض کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ نیز زمینداروں اور مالکان اراضی کے حقوق میں بھی باقاعدگی پیدا ہو جائے گی۔ جن صورتوں میں کاشتکار زمینداروں کو نقد لگان ادا نہیں کرتے ان کے مالکانہ حقوق بلا تاخیر تسلیم کر لئے جائیں گے۔ لیکن جن صورتوں میں نقد لگان ادا کیا جاتا ہے کاشتکاروں کیلئے ایک خاص میعاد کے اندر معاوضہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ جس کے بعد انہیں مالکانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ اس بل پر بحث کرتے ہوئے وزیر زراعت میاں جعفر شاہ وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں اور لالہ کوڑا رام وغیرہ نے اسے ایک تاریخی اقدام قرار دیا۔ کہ جس سے کاشتکاروں کا معیار زندگی بلند کرنے اور مزدور کا وقار بحال کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

ہم امن کے خواہاں ہیں لیکن اپنے ملک کی ایک انچ زمین بھی غیروں کے قبضہ میں جانے نہ دیں گے (لیاقت علی خاں)

کراچی ۹ جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے افغانستان کو خبردار کیا ہے کہ عاقبت نا اندیشانہ پالیسی کے نتائج بہر صورت خطرناک ہوں گے۔ آج انہوں نے پارلیمنٹ میں مسٹر عمر حیات ملک کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ پاکستان ہمیشہ ہی اپنے ہمسایہ ملک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے اور اب بھی اس بات کا متمنی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات استوار ہو جائیں۔ لیکن یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ ہم ہمیشہ ہی دوستی کی اپیلیں کرتے چلے جائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ افغانستان کے ارباب حکومت کو اب ہوش آ جائے گا۔ لیکن ہم واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی ایک انچ زمین بھی غیروں کے ہاتھوں میں جانے نہ دیں گے۔ ہم بے شک امن کے خواہاں ہیں لیکن اس حال میں نہیں کہ ہمیں عزت و وقار یا اپنے ملک کے کسی علاقے کی قربانی دینی پڑے۔ وزیر اعظم نے افغانستان کی معاندانہ روش پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ افغانستان کی حکومت پاکستان کے ساتھ کھلی مخالفت اور دشمنی کی پالیسی پر چل رہی ہے۔ آپ نے پختونستان کی نام نہاد تحریک کی اصلیت کو بے نقاب کرنے کے بعد بتایا کہ خود قبائلی باشندوں اور سرحدی عوام نے کس طرح حصول پاکستان کی جد و جہد میں حصہ لے کر اپنے پاکستانی ہونے کا اعلان کیا۔ اور آج بھی انہیں اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔ آپ نے کہا دراصل افغانستان کی حکومت اپنے عوام کی توجہ کو اندرونی سیاسی و اقتصادی بدحالی سے ہٹا کر دوسری طرف کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے وہ سرحدی معاملات میں الجھاؤ پیدا کر کے پاکستان کے ساتھ مخالفانہ روش اختیار کر رہی ہے۔ سوالوں کے وقفہ کے بعد پارلیمنٹ میں جہاز کی صنعت کو فروغ دینے کیلئے ایک بل پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں جہاز رانی اور ضابطہ فوجداری کے متعلق دو اور بل بھی منظور ہوئے۔

حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس کی وفات خدائی نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے

آپ نے تمام عمر میدانِ تبلیغ میں گذار کر اپنا عہد پورا کر دکھایا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر کا خلاصہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۰ دسمبر کو ربوہ میں خطبہ جمعہ کے دوران میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس کی افسوسناک وفات کا نہایت غمناک لہجہ میں اعلان فرماتے ہوئے کہا:۔

حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اللہ تعالےٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جب حافظ صاحب کو تبلیغ کے لئے ماریشس روانہ کیا گیا۔ تو جماعت کی مالی حالت نہایت کمزور تھی۔ روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے درخواست کی کہ انہیں بیوی اور بچوں کو بھی ماریشس ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے کیونکہ ان کے خاندانی حالات اس کے متقضی تھے۔ ان کی یہ درخواست منظور تو کر لی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کافی مدت ماریشس میں رہنے کے بعد جب کبھی انہوں نے بچوں کی شادی کے لئے وطن آنے کی خواہش کی تو ان کو اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن ربوہ کے قیام پر ان کو اجازت دے دی گئی تاکہ وہ نئے مرکز کی زیارت کر سکیں۔ لیکن تقدیر الٰہی دیکھئے کہ وہ پاکستان روانہ ہونے سے پیشتر ہی ماریشس میں وفات پا گئے۔ گویا اس طرح ان کا وہ عہد کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن کا منہ نہ دیکھیں گے پورا ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس دنیا میں ہزاروں لوگ وعدے کرتے ہیں اور ان کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے وعدہ پر قائم رہتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالےٰ کی رحمت اور مومنوں کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

ماریشس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا ہے۔ اگرچہ آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ مگر آپ بہت ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے۔

آخر میں حضور نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

سلہٹ میں تپ دق کے ہسپتال کا سنگ بنیاد

سلہٹ ۹ جنوری۔ آج یہاں گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے تپ دق کے ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تپ دق کو ختم کرنے کے لئے حکومت زبردست اقدامات کر رہی ہے اور اس سلسلے میں تپ دق کے ہسپتالوں کا قیام اور بی سی جی کے ٹیکوں کا انتظام پہلا قدم ہے۔ گورنر جنرل ہوائی جہاز کے ذریعہ آج صبح ڈھاکہ سے یہاں پہنچے تھے۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۹ جنوری۔ کل شام چار بجے سندھ اسمبلی کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اسمبلی کے تین نئے رکن جن میں سندھ کے وزیر اعظم مسٹر یوسف ہارون بھی شامل ہیں۔ حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

بیمہ کرائے بغیر کرنسی نوٹ نہ بھیجے جائیں

لاہور ۹ جنوری۔ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب و صوبہ سرحد عوام کو متنبہ کرتے ہیں کہ باقاعدہ طور پر بیمہ کرائے بغیر رجسٹرڈ لفافوں میں کرنسی نوٹ روانہ نہ کئے جائیں۔ نوٹوں کا نقصان ہو جانے پر عوام کے مطالبات منظور نہیں کئے جائیں گے۔ لہٰذا عوام کو اپنے مفاد کی خاطر رجسٹرڈ لفافوں میں کرنسی نوٹ بھیجنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف گائیڈ کی کلاز ۷۵ کے احکام کے منافی ہے۔

پنجاب میں مڈل سکول کے امتحانات

لاہور ۹ جنوری۔ رجسٹرار محکمانہ امتحانات مغربی پنجاب اطلاع دیتے ہیں کہ پنجاب میں لڑکیوں کا امتحان مڈل سکول یکم مارچ ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔

ورڈز ورتھ کی صد سالہ برسی

لنڈن ۹ جنوری۔ برطانیہ کے ضلع لیک انگلستان کے مشہور شاعر ولیم ورڈز ورتھ کی صد سالہ برسی منانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ولیم ورڈز ورتھ ۲۳ اپریل ۱۸۵۰ء کو اپنے مکان میں رائیڈل ماؤنٹ کے مقام پر فوت ہوئے تھے۔ اس سلسلے میں خاص مجالس کا انعقاد عمل میں لایا جائیگا جو ۲۳ اپریل سے ۲۹ اپریل تک جاری رہیں گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء

چند متفرق باتیں

آج ہم مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر مسئول ہفت روزہ "الاعتصام" گوجرانوالہ سے چند باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ آپ چند ہفتوں سے الاعتصام میں احمدیت کے خلاف عجیب وغریب قسم کی باتیں فرما رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ آج الفضل کے یہ کالم انہی باتوں کی جانچ پڑتال کے لئے وقف کر دیئے جائیں۔

اگرچہ مولوی صاحب کا کلام بہت طویل ہے مگر جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں آپ نے دو باتوں پر زور دیا ہے۔ ایک تو یہ کہ نبی مناظر نہیں ہوتا۔ اور دوسری یہ کہ نبی کا کلام ادبی لحاظ سے بھی بڑا بلند پایہ ہوتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم ان باتوں پر کچھ عرض کریں کچھ حسن اخلاق کے متعلق کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں مولوی صاحب سے عرض کیا تھا کہ احمدی احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں مرزائی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ اس سے ان کی دلشکنی ہوتی ہے۔ اور تہذیب تقاضا کرتی ہے۔ کہ جو کوئی اپنا نام رکھتا ہے اسی سے اسکو پکارا جائے۔ کیونکہ وہ اسی سے پکارا جانا پسند کرتا ہے۔ مثلاً آپ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ اگر آپ کو کسی ایسے نام سے پکارا جائے جس سے آپ کے فرقہ کے مخالف لوگ اکثر پکارا کرتے ہیں۔ تو ضرور آپ کو برا محسوس ہوگا۔ کیا یہ صحیح نہیں؟ آپ کو معلوم ہے کہ خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کفار بعض ناموں سے پکارا کرتے تھے۔ جو آپ کو یاد ہوں گے۔ اور مومنوں کو بھی وہ صابی کہا کرتے تھے۔ کیا آپ کے خیال میں وہ یہ اچھی بات کرتے تھے اسی طرح آپ اگر احمدیوں کو مرزائی لکھتے ہیں تو سوائے اس کے کہ لوگ سمجھیں کہ آپ کفار کی پیروی کرتے ہیں۔ اس سے اور کیا فائدہ آپ کو پہونچ سکتا ہے۔ پھر آپ کے والدین نے آپ کا نام محمد حنیف رکھا ہے آپ نے ندوہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اور اب آپ اپنے آپ کو مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اگر اس کی بجائے کوئی آپ کا نام بگاڑ کر پکارے تو اس کو آپ کیا سمجھیں گے۔ یہی نا کہ بدتہذیب ہے۔ پھر آپ ذرا غور فرمایئے احمدیوں کو جب آپ مرزائی کہتے یا لکھتے ہیں تو احمدی آپ کی ذات کے متعلق کیا خیال کرتے ہوں گے۔

ہمارے خیال میں اس معاملہ پر زیادہ تقریر کی ضرورت نہیں ہے عقلمند کو تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ آئندہ احتیاط سے کام لیں گے۔ اور عالموں کا رویہ اختیار کریں گے۔ اور احمدیوں کی ناحق دل شکنی نہیں کریں گے۔ آپ احمدیت کے خلاف جو چاہیں لکھیں ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن ہمیں اس بات پر سخت اعتراض ہے۔ کہ آپ احمدیت کو مرزائیت اور احمدیوں کو مرزائی یا قادیانی لکھیں اس سے اگرچہ ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔ مگر تہذیب کے نام کو ضرور بٹہ لگتا ہے۔ اور ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا نام لینے والا ایک عالم محض عوام کی طرح گفتگو کرتا ہے۔ اور بجائے علمی تحقیقات کے محض "مرزائی مرزائی" کہہ کر بازی لے جانا چاہتا ہے۔

دوسری بات جو ہم مولوی محمد حنیف صاحب ندوی سے عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے کہ نبی مناظر نہیں ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تو درست ہے کہ نبی محض لفظی نزاع اور ایسے تبادلۂ خیالات میں جس کا مدعا صرف واہ واہ حاصل کرنا ہو تضیع اوقات نہیں کرتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق اس کو چیلنج کیا جائے۔ تو وہ خاموش رہتا ہے۔ آپ تو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ اور علم حدیث کے ماہر ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بسا اوقات مخالفین سے مسائل کے متعلق اس انداز سے گفتگو کرنے کا معاملہ پڑ جاتا تھا۔ جس کو آپ کی اصطلاح میں مناظرہ کہا جاسکتا ہے۔ نجران کے عیسائیوں سے جو بات چیت ہوئی تھی۔ آخر آپ اسکو کیا کہیں گے۔ سو معترض کی تسلی کے لئے دینی مسائل کے متعلق تبادلۂ خیالات نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ نہائت ضروری ہے۔ ہاں محض ہار اور جیتنے کے جذبہ سے جس کی غرض تحقیق مسائل نہ ہو۔ بلکہ ایک دوسرے کو پچھاڑنا اور اپنی علمیت کا اظہار اور شیخی جتانا ہو نہ صرف انبیاء کا ہی کام نہیں بلکہ کسی سنجیدہ اور سلجھے ہوئے انسان کا بھی کام نہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ اگر دیانت اور ایمانداری سے کیا جائے تو ہر ایک انسان کو پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ جہاں اپنا نقطۂ نظر دوسروں کو سمجھانے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے وہاں آپ ہمیشہ مناظرہ بازی کو طبعاً برا سمجھتے تھے۔ اور اپنے مخالفین کو ہمیشہ اس طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ اس حقیقت کے ثبوت میں ہم بہت سے حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن اختصار کے پیش نظر ہم صرف دو واقعات کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

اول تو وہ واقعہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی فارغ التحصیل ہو کر بٹالہ میں تشریف لائے اور بعض لوگوں نے ان کے خیالات کو قابل اعتراض سمجھ کر مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کیا۔ اور مولوی صاحب سے تبادلۂ خیالات کے لئے آپ کو بٹالہ میں لے گئے۔ جب حضور علیہ السلام نے مولوی صاحب کے خیالات سنے تو آپ نے صاف کہہ دیا کہ ان کی باتیں صحیح اور درست ہیں۔ اور ان میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے۔ دوسرا واقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے بار بار مولوی صاحب سے کہا کہ ہمارے پاس قادیان میں آکر ہم سے ملو اور ہماری پیشگوئیوں کو غلط ثابت کرو۔ آپ کا منشاء تو یہ تھا کہ مولوی صاحب بخلوص تحقیق حق کے جذبہ کے ساتھ آئیں لیکن جب مولوی صاحب نے مناظرانہ انداز سے قادیان میں جاکر آریوں کے ہاں ڈیرا ڈال دیا۔ اور ہار جیت کی باتیں کرنے لگے۔ تو حضور اقدس نے اس سے احتراز کیا۔ کیونکہ آپ سمجھتے تھے۔ کہ مولوی صاحب تحقیقات کی نیت سے نہیں بلکہ اکھاڑا جمانے کی غرض سے تشریف فرما ہوئے ہیں۔

یہ دو واقعات حضور اقدس علیہ السلام کے طرز عمل پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ ہمیشہ تحقیقات حق کے لئے علماء کو بلاتے رہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مخالفین ہمیشہ سستی واہ واہ کے پیش نظر مناظرہ بازی کے اکھاڑے جمانے اور "مرزا ہار گیا مرزا ہار گیا" کے نعرے لگانے کے لئے تو تیار ہو جاتے۔ مگر تحقیقات حق سے ہمیشہ گریزاں رہے۔ یہی طرز عمل آپ کے مخالفین کا اب تک چلا جاتا ہے۔ اب بھی احمدیوں کو جہاں تحقیق حق کے لئے تبادلۂ خیالات سے پرہیز نہیں ہے۔ وہاں وہ ہمیشہ محض ہنگامہ آرائی کے لئے مناظرہ بازی سے حتی الوسع گریزاں رہتے ہیں۔ اور مخالفین احمدیت اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم مولوی محمد حنیف صاحب کو آج بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ عبداللہ معمار لال حسین اختر صاحبان اور اسی قسم کے دوسرے مناظرہ بازوں کے جال کو توڑ کر محض تحقیقات حق کے لئے "ربوہ" میں چند ماہ کے لئے تشریف لائیں۔ یہاں کے آرام و آسائش کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے گا۔ خالی الذہن ہو کر تحقیق فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر ان کی نیت بخیر ہوگی۔ تو ان کو اسلام کا حقیقی چہرہ یہاں ضرور نظر آجائے گا۔ آخر اس میں کیا حرج ہے۔ کیا مولوی صاحب ہماری اس دعوت کو قبول فرمانے کے لئے تیار ہیں؟

تیسری بات جو ہم مولوی صاحب سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حسن کلام کے متعلق ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے۔ کہ واقعی قرآن کریم افصح الکلام ہے۔ لیکن کیا مخالفین اسلام بھی اس کو ایسا سمجھتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب پادریوں اور آریوں کی آراء پڑھیں گے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے کیا کیا اعتراضات کئے ہیں۔ جس طرح ان کے اعتراضات کی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب کے اس کہنے کی کہ

"یہ کیا بدمذاقی ہے کہ "براہین احمدیہ" شب ہجران سے بھی زیادہ طویل ہونے کے باوجود ایک پیرا اور جملہ اپنے اندر ایسا نہیں رکھتی جس سے ذوق کی تسکین ہو سکے"

(الاعتصام ۶ جنوری ۱۹۵۰ء)

ہمارے نزدیک کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ جس طرح پادری اور آریہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اسی طرح مولوی محمد حنیف صاحب بھی احمدیت اور مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن ہیں۔ دشمن بات کہے اس کی ہوتی مشہور مثل ہے۔ باقی "براہین احمدیہ" میں کوئی پیرا یا جملہ ایسا ہے کہ نہیں جس سے ذوق کی تسکین ہوتی ہو۔ تو اس کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے پوچھیئے جو اس کی تعریف میں یہاں تک فرماتے ہیں کہ اس شان کی کتاب تیرہ سو سال کے عرصہ میں نہیں لکھی گئی۔ پھر ان بے شمار تقاریظ کو پڑھیئے جو اس بے نظیر کتاب کے شائع ہونے پر آپ سے بہت بڑے بڑے علماء نے تحریر فرمائی تھیں۔ مولوی صاحب اپنی باتوں سے سوا اپنے اور کسی کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام کے کمال تحریر کے متعلق میرزا حیرت صاحب دہلوی کی رائے ملاحظہ فرمائیے جو اہل زبان بھی تھے۔ اگرچہ احمدیت کے سخت دشمن تھے۔ پھر بھی حضور اقدس کی قوت نگارش کے معترف تھے۔ ایک مرزا حیرت ہی نہیں بلکہ سینکڑوں دشمنان احمدیت نے آپ کے زور قلم کا لوہا مانا ہے۔ یہ تو اردو زبان کی بات ہے فارسی اور عربی میں بھی۔ اب آپ جیسے دشمن کے انکار سے کیا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو سلطان القلم کہا ہے۔ مگر آپ ایسی باتوں کا کب یقین کرنے لگے۔ آپ کے نزدیک تو اب خدا تعالیٰ کسی سے کلام ہی نہیں کرتا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

جلسہ سالانہ میں دوسری تقریر

بعض ضروری اور اہم امور کے متعلق ارشادات

مرتبہ ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ربوہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی. جس میں حضور نے جماعت کو بعض اہم امور کی طرف نہایت دل آویز پیرایہ میں توجہ دلائی ۔ حضور کی اس تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

اراضی ربوہ کے متعلق اعلان

حضور نے فرمایا میں نے ربوہ میں زمین خریدنے کی جو تحریک کی تھی ۔ جیسا کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ۔ وہ اس قدر مقبول ہوئی ۔ کہ کل سے اب تک ۱۶۱ کنال زمین بک چکی ہے ۔ اب صرف چار سو کنال کے قریب زمین باقی ہے ۔ احباب یہاں یا واپس جا کر جلد فیصلہ کر لیں ۔ کہ وہ کتنی زمین خریدنا چاہتے ہیں ۔ اس میں سستی نہ کریں ایسا نہ ہو کہ زمین ختم ہو جائے ۔ اور وہ اس سے محروم رہیں۔

مکان بنانے کی نصیحت

فرمایا صرف زمین خریدنا کافی نہیں ۔ مکان بھی جلد بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے امید ہے کہ میونسپل کمیٹی کے قواعد جلد شائع ہو جائیں گے اور عمارتیں بنانے کی اجازت مل جائے گی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ پکی نہیں تو فی الحال کچی عمارتیں ہی بنا لیں ۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ کچے مکانوں کو اتنی برکت دیتا ہے کہ محل ان کے سامنے ہیچ ہو جاتے ہیں ۔ فی الحال ایک کمرہ اور چار دیواری بنا لیں ۔ پھر خدا تعالیٰ دوسری عمارت بنانے کی بھی توفیق عطا فرما دیگا۔

عمارتی لکڑی کی ضرورت

اس سلسلے میں حضور نے فرمایا ہمیں لکڑی کی سخت ضرورت ہے ہم جو لکڑی خرید رہے ہیں. وہ خطرناک طور پر گندی ہے ۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ضلع ہزارہ ۔ کوہاٹ اور راولپنڈی میں سے لکڑی مل سکتی ہے ۔ احباب کو چاہیئے کہ جہاں کہیں سستی لکڑی مل سکتی ہو ہمیں اطلاع دیں ۔ تا وہ خریدی جا سکے۔

غرباء کے مکانات کیلئے چندہ کی تحریک

پھر فرمایا میں نے ایک خواب کی بنا پر احباب میں غرباء کے مکانات کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی ۵۲ ہزار روپیہ کے لئے میری تحریک تھی ۔ جس میں سے ۳۰ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے ۔ اس کے بعد جماعت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔ میں نے پچھلے سال ہی اس مد میں دو ہزار روپیہ دے دیا تھا ۔ اگر جماعتیں ایک ایک دو دو آنہ کر کے بھی چندہ اکٹھا کریں ۔ تب بھی ایک بہت بڑی رقم اکٹھی ہو سکتی ہے ۔ نفس کی خواہشات کے موقعہ پر اگر خدا کو یاد کر لیا جائے ۔ تو بہت برکت کا موجب ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد

پھر فرمایا پچھلے سال جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد ۱۶ ہزار تھی ۔ اس سال ۲۷ ہزار کا اندازہ ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو جلد اکٹھا ہو جانے کی توفیق عطا فرمائی۔

انگریزی ترجمۃ القرآن کی ایک اور جلد تیار ہو گئی

پھر فرمایا میں جماعت کو خوشخبری دیتا ہوں کہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی ایک اور جلد تیار ہو گئی ہے۔ یہ جلد پانچ سیپاروں پر مشتمل ہے ۔ ایک ماہ تک اس کی اشاعت کا انتظام ہو جائے گا ۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس کی خریداری میں حصہ لے کر اس کی اشاعت میں مدد دیں ۔ یہ ترجمہ اتنا مؤثر ثابت ہوا ہے ۔ کہ اس کے شائع ہونے پر مختلف ممالک کے اخبارات نے اس پر ریویو لکھے ۔ اور متعصب مستشرقین میں ایک آگ سی لگ گئی ۔ اس سے احباب اس کے مفید ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ اس جلد کی قیمت دس روپے ہے ۔ اردو تفسیر القرآن اس دفعہ شائع نہیں ہو سکی ۔ امید ہے اگلے ایک دو ماہ میں شائع ہو جائے گی۔

گزشتہ تقریر کے سلسلہ میں بعض اور امور

اس کے بعد حضور نے کل کی تقریر کے سلسلہ میں ان پیشگوئیوں پر تفصیلاً روشنی ڈالی ۔ جو موجودہ زمانہ میں حضور کے ذریعہ پوری ہوئی ہیں ۔ اور فرمایا ہر نبی جب فوت ہوتا ہے ۔ تو اس کے قائمقام کو بھی اس کا نام دے دیا جاتا ہے ۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کنعان کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ لیکن وہ ملا یوشع علیہ السلام کو ۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ہاتھ میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں ۔ مگر وہ دی گئیں حضرت عمرؓ کو تو گویا یوشع علیہ السلام موسیٰ تھے ۔ اور عمرؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قائمقام تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء میں ایک فرق ہے ۔ اور وہ یہ کہ دوسرے ماموررین کے خلفاء بھی گو اپنے زمانہ میں متبوع کا نام پاتے ہیں ۔ اور بعض پیشگوئیاں ان کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں ۔ مگر ان کا نام لے کر پیشگوئیاں موجود نہیں ہوتیں ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ۔ ان میں آپ کے خاندان کے بعض افراد کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔ جیسے لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال من ابناء فارس اور یولد لہ میں آپ کے خاندان کے بعض افراد کو مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ شامل کیا گیا ہے ۔ چنانچہ کئی پیشگوئیاں ہیں جو مسیح موعود کے متعلق احادیث میں آتی ہیں ۔ مگر وہ میرے ذریعہ سے پوری ہوئی ہیں۔

خدام الاحمدیہ کی صدارت

پھر فرمایا احباب کو معلوم ہوگا کہ میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سنبھال لی ہے میں نے یہ قدم اس لئے اٹھایا ہے کہ نوجوانوں کو زیادہ تر دین کی طرف مائل کیا جا سکے ۔ جہاں تک تنظیم اور حفاظت مرکز کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ نے اچھا کام کیا ہے ۔ لیکن اس کے قیام کی غرض یعنی نوجوانوں میں صحیح دینی روح پیدا کی جائے پوری نہیں ہوئی ۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی جماعتوں کا اوڑھنا بچھونا سب روحانی ہوتا ہے ۔ اس میں کوتاہی ہو جائے تو اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔ اس وجہ سے میں نے صدارت خود سنبھال لی ہے ۔ تاکہ میں خود براہ راست ان کی نگرانی کر سکوں۔

حضور نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا بڑی عمر والوں کو اپنے فرائض کو محسوس کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں دلچسپی لینی چاہیئے تا اس سے نیک نتائج پیدا ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ان کی کھیلوں علمی مقابلوں اور دیگر پروگرام میں شریک ہوں ۔ اس طرح ان کے نقائص دور ہوں گے ۔ اور اخلاقی ترقی کریں گے۔

پھر میں نوجوانوں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ بڑی عمر والوں کو اپنی مجلسوں میں کھینچ کر لائیں ۔ جب وہ خود شامل ہوں گے ۔ تو انہیں احساس ہوگا ۔ کہ ان کے بچے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں شریک نہ ہو کر کتنا نقصان اٹھا رہے ہیں ۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ کوئی جگہ ایسی باقی نہ رہے جہاں مجلس قائم نہ ہو ۔ اگر کسی جماعت کے نوجوان ہوشیار نہیں ۔ تو انہیں غیرت دلانے کے لئے انصار کو کھڑا ہو جانا چاہیئے ۔ اور اپنے بیٹوں اور چھوٹے بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو ترغیب دلانی چاہیئے کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔

خدام الاحمدیہ کو ہدایات

فرمایا خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنا وقت زیادہ تر ایسے کاموں میں لگائیں ۔ جو واقعہ میں اسلام کی شان کے مطابق ہوں ۔ مثلاً نمازوں کی پابندی ۔ نمازیں گھر میں بھی پڑھو تو اذان دے کر پڑھو ۔ اگر مرد نہ ہوں تو عورتیں باجماعت نماز ادا کریں ۔ لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے کہ وہ عورتوں کو تلقین کرے ۔ کہ مائیں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں ۔ اگر ایسا ہو جائے تو جماعتوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی اور مسجد میں نہ جانے والوں کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔

نمازوں کے علاوہ چاہیئے کہ احباب ذکر الٰہی کثرت سے کریں ۔ مسجدوں میں امام کے انتظار میں جو وقت کاٹا جائے ۔ وہ بجائے دوسری باتوں میں صرف ہونے کے ذکر الٰہی میں خرچ کیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے اسلامی شعار کی پابندی کی تلقین کی ۔ اس موقعہ پر امریکن نو مسلم مکرم رشید احمد صاحب واقف زندگی کو سٹیج پر بلا کر جماعت کے افراد سے کہا کہ امریکہ میں رہ کر انہوں نے داڑھی رکھی ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ یہاں رہ کر بھی داڑھی نہیں رکھ سکتے۔

پھر فرمایا خدام الاحمدیہ کے ذمہ ایک اہم ترین کام خدمت خلق ہے مگر افسوس کہ اس طرف پوری توجہ نہیں دی گئی ۔ خدام الاحمدیہ اور انصار یہ مشورہ دیں ۔ کہ ایسی کونسی تراکیب ہیں ۔ جن سے جماعت کے افراد کو خدمت خلق کی عادت ڈالی جا سکے

پھر فرمایا ایک اہم چیز جس کی طرف میں جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بہادری ہے ۔ مگر بہادری کے یہ معنے نہیں کہ لڑائی کی جائے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں ۔ کہ وہ عادت ڈالیں ۔ کہ کس طرح انسان دوسرے کے ظلم کو برداشت کر سکتا ہے

کیونکہ مظلوم بننے سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ جذبہ قربانی اور ایثار کے ساتھ ہی دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ پس بہادری کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ماریں کھانے اور گالیاں سنکر برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ لیکن بے غیرتی مت دکھاؤ۔ کیونکہ بہادری بے غیرتی کا نام نہیں۔

زراعت

حضور نے فرمایا۔ تیسری چیز جس کی طرف میں احباب جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ زراعت ہے۔ ہماری جماعت میں اکثر حصہ زمینداروں کا ہے۔ مگر زمیندارہ سے لوگ کبھی بھی مرفع الحال نہیں ہوئے۔ لیکن دنیا کی ترقی اور گزارہ بھی بغیر زمیندارہ کے نہیں۔ اس لئے ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ کس طرح ملک اور جماعت کی حالت سدھاری جا سکتی ہے۔ میری رائے یہ ہے۔ کہ اس میں بہت حد تک زمیندار کی محنت کا بھی دخل ہے۔ ہمارے زمینداروں کو محنت کرنی نہیں آتی۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ان مشکلات کے ازالہ کی کوشش کرے۔ جو زمیندار کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگلے سال کسی وقت زمینداروں کی ایک مجلس شوریٰ بلائی جائے۔ جس میں ہر قسم کے زمیندار شامل ہوں۔ اس میں ماہرین فن بھی بلائے جائیں اور بحث کر کے سوچا جائے۔ کہ زمینداروں کو کس طرح ابھارا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح انہیں ترقی کی طرف لیجایا جا سکتا ہے۔

تجارت

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ تجارت کے بغیر بھی جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن اس طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ تاجروں کی اصلاح کی جائے۔ ان میں سے بخل کا مادہ دور کیا جائے۔ اور چند دنوں میں سستی کا علاج سوچا جائے۔ تجارت کے متعلق ہم نے ایک چیمبر آف کامرس قائم کیا ہے۔ تاجروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس میں شامل ہوں۔ خواہ وہ کتنے ہی چھوٹے تاجر ہوں۔ تا جماعت منظم ہو سکے۔ اگر ہمارے یہ ادارے منظم ہوں گے۔ تو ہم دوسروں کے سامنے نمایاں ہو سکیں گے۔ اور اس طرح جماعت ترقی کی طرف بڑھے گی۔

مہاجرین کو نصیحت

مہاجرین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ مہاجرین کو چاہیئے۔ کہ وہ خوش رہیں۔ ان کے چہروں پر مایوسی اور اضمحلال کے آثار نہیں ہونے چاہئیں۔ خوشی کا بہت بڑا تعلق ترقیات کے ساتھ ہے۔ جو شخص مایوس ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد میں اتنا خوش نہیں ہوتا۔ جتنا وہ ایک پر امید شخص کی مدد میں خوش ہوتا ہے۔

قرضوں کے متعلق ہدایت

پھر فرمایا۔ بعض لوگ مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ ان کے ذمہ بعض لوگوں کے قرض ہیں۔ جس کی وجہ سے جماعت کے اندر جھگڑے پائے جاتے ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے میری تجویز ہے۔ کہ قاضیوں کا ایک بورڈ

قادیان کے تیئس ۲۳ کس صحابی

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے اس وقت قادیان میں ٹھہرے ہوئے احمدی بھائیوں کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ ہے اور حسن اتفاق سے یہ وہی تعداد ہے۔ جو بدر کے مشہور و معروف میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تھی یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نیک فال ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة۔

اس ۳۱۳ کی تعداد میں اس وقت ۲۳ دوست صحابی ہیں جن کی فہرست دوستوں کی اطلاع اور دعا کی تحریک کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) محترمی منشی محمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب سکنہ کھاریاں ضلع گجرات تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء اول زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ رجون ۱۸۹۵ء

(۲) محترمی بھائی چوہدری عبد الرحیم صاحب ولد چندا سنگھ تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ہجرت قادیان ۱۸۹۵ء

(۳) محترمی بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی ولد بہتہ گوراندہ تہرل تاریخ بیعت اگست یا اکتوبر ۱۸۹۵ء اور اس کے ساتھ ہی قادیان کی ہجرت۔

(۴) میاں صدر دین صاحب ولد رحیم بخش سکنہ قادیان تاریخ بیعت تخمیناً ۱۸۹۲ء

(۵) ڈاکٹر عطر دین صاحب ولد میاں بھولا تاریخ بیعت جولائی یا اگست ۱۸۹۹ء زیارت جنوری یا فروری ۱۹۰۰ء

(۶) حافظ صدر دین صاحب ولد میاں محمد دین صاحب تاریخ بیعت ۹ ستمبر ۱۹۰۰ء قادیان میں۔

(۷) چوہدری فضل احمد صاحب ولد چوہدری میرداد صاحب سکنہ گھٹالیاں تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء بعد بکیچر سیالکوٹ مگر قریب ہو کر زیارت نہیں کر سکے۔

(۸) میاں محمد [illegible] صاحب ولد محمد عبد اللہ سکنہ قادیان پیدائشی احمدی پیدائش ۱۹۰۲ء قادیان میں مگر زیارت یاد نہیں۔

(۹) حاجی محمد دین صاحب ولد نور احمد صاحب سکنہ تہال ضلع گجرات سفر جہلم کے موقعہ پر ۱۹۰۳ء میں دستی بیعت کی۔

(۱۰) میاں بھاگ صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ قادیان تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء

(۱۱) مولوی اللہ دین صاحب ولد میاں احمد دین صاحب سکنہ شاہدرہ پیدائشی احمدی اور زیارت ۱۹۰۱ء کے جلسہ پر

(۱۲) حافظ عبد الرحمن صاحب پشاوری ولد میاں احمد جان صاحب پیدائشی احمدی اور پیدائش قادیان میں ۱۹۰۱ء

[illegible]

(۱۳) محمد احمد صاحب ولد غلام حسین صاحب سکنہ ٹہرہ ضلع ہوشیارپور تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء

(۱۴) مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل (المعروف جٹ) حال امیر جماعت قادیان سکنہ فیض اللہ چک پیدائشی احمدی زیارت ۱۹۰۳ء

(۱۵) میاں اللہ دتہ صاحب ولد باز خان صاحب سکنہ دوالمیال ضلع جہلم تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء زیارت ۱۹۰۵ء

(۱۶) میاں اللہ بخش صاحب ولد حکیم دین صاحب سکنہ ہرچووال ضلع گورداسپور تاریخ بیعت تخمیناً ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء

(۱۷) میاں کرم الہی صاحب ولد میاں عیدا سکنہ بھڈیال ضلع امرتسر تاریخ بیعت تخمیناً ۱۹۰۵ء

(۱۸) میاں بھاگ صاحب ولد جیوا سکنہ بکھریاں ضلع ہوشیارپور المعروف بالمرتسری تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء

(۱۹) میاں عبد اللہ خان صاحب افغان ولد عبد الغفار خان صاحب سکنہ خوست ملک افغانستان تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ہجرت قادیان ۱۹۰۵ء

(۲۰) مستری عبد السبحان صاحب ولد رحماں مہر سکنہ لاہور تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء

(۲۱) بھائی شیر محمد صاحب دوکاندار ولد میراں بخش صاحب سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۶ء

(۲۲) مختار علی صاحب صدیقی ولد محترمی ذوالفقار علی خانصاحب رامپوری تاریخ بیعت جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء

(۲۳) خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء

اوپر کے تیئس ۲۳ صحابیوں میں سے صحابی مذکور زیر نمبر ۲، ۳ و ۴ یعنی محترمی بھائی عبد الرحیم صاحب و محترمی بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی و میاں صدر دین صاحب ۳۱۳ کی فہرست مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم میں بھی درج ہیں دوست ان قادیانی صحابیوں کو اور دیگر جملہ صحابیوں کو جن کی تعداد دن بدن کم ہوتی چلی جارہی ہے اور اسی طرح دوسرے سب درویشوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں صحابیوں کا وجود حقیقتاً ایک بڑی بھاری نعمت اور بڑی بھاری برکت کا موجب ہے کیونکہ وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت سے براہ راست فیض پایا ہے۔ اسے دیکھنے والوں کو صحابہ کرام کی مبارک جماعت میں داخل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اوپر کی فہرست مجھے میرے لکھنے پر محترمی بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے مرتب کر کے بھجوائی ہے۔ قادیان کے صحابیوں میں ایک صاحب بابا شیر محمد صاحب مرحوم بھی تھے جنہوں نے چند ماہ ہوئے قادیان میں وفات پائی تھی اور میرا خیال ہے۔ کہ شاید قادیان میں دو ایک اور صحابی بھی ہوں گے۔ جو اوپر کی فہرست میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ اور میں ان کے متعلق تحقیق کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر رہے آمین۔ یا ارحم الراحمین

باقی جیسا کہ میں اپنے ایک سابقہ مضمون میں بتا چکا ہوں صحابی کی تعریف میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے اور طبعاً جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ لوگوں میں صحابی کی تعریف کو زیادہ سے زیادہ نرم اور زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی طرف میلان پیدا ہوتا جاتا ہے لیکن سارے حالات کو دیکھتے ہوئے میرے نزدیک صحیح تعریف یہ سمجھنی چاہیئے کہ:۔

صحابی وہ ہے۔ جس نے مومن ہونے کی حالت میں نبی کا زمانہ پایا۔ اور اسے نبی کو دیکھنا یا اس کا کلام سننا یاد ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰۔۱۔۵۰)

درخواستہائے دعا

میرے بڑے بھائی محمد رمضان صاحب ابن بابو مولا بخش صاحب ڈیٹا رڈ پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (محمد عالم)

۲۔ میرا بھانجہ عبد السمیع [illegible] میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ اس کی صحت کے لئے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔ مشکور ہوں گا۔ عبد السمیع شیخ بدر الدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔ (عبد الحمید ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور)

۳۔ میرے محترم بھائی نور علی صاحب ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (ایم۔ بشارت علی خان فلیمنگ روڈ ٹھنڈی کھوئی لاہور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ رشید احمد صاحب محمود کو ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی شب کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ بشیر احمد)

مقرر کیا جائے جو ان جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ جس جس شخص کا کسی دوسرے کے ذمہ قرض ہو وہ محکمہ قضاء میں نالش کرے معاملہ کو لمبا لٹکانا فساد پیدا کرتا ہے۔ اور اس سے دلوں پر زنگ لگتا اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ جو رجسٹرڈ یا لمیٹڈ کمپنیاں ہیں۔ ان کے معاملات میں میں دخل دینا نہیں چاہتا۔ اگر کسی کو رجسٹرڈ یا لمیٹڈ کمپنیوں کے بارہ میں شکایت ہو تو وہ سرکاری عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے لیکن دوسرے معاملات میں دوستوں کو حق ہے کہ وہ قضاء میں نالش کریں۔ اور اس کا فیصلہ کرائیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ دوسرے اور تیسرے دن کی روئداد

مختلف اہم موضوعات پر مبلغین سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر۔ غیر مسلم اصحاب کی شرکت

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل)

جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے دن بروز منگل ۲۷ر دسمبر کاروائی صبح دس بجے زیر صدارت مکرم سید وزارت حسین صاحب تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی اور سب سے پہلے مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلام از روئے اسلام" پر آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں قرآن کریم اور احادیث اور بزرگان سلف کے اقوال اور پیشگوئیوں سے حضور کی صداقت ثابت کی آپ کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے "جماعت احمدیہ کا سلوک غیر مسلموں سے" کے موضوع پر پون گھنٹہ ایک جامع و نافع تقریر فرمائی۔ جس میں مختلف واقعات اور جماعت احمدیہ کی گذشتہ تاریخ سے یہ ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک ہمیشہ امن پسندی اور ہر ایک سے خواہ حکومت ہو یا رعایا مسلمان ہوں یا ہندو سکھ سب سے رواداری اور تعاون کا سلوک رہا ہے اور دنیا میں اور خصوصاً ہندوستان میں امن کے قیام اور صلح و آشتی قائم رکھنے اور مختلف فرقوں میں باہمی محبت و اخوت کے تعلقات کی استواری کے لئے جماعت احمدیہ نے ہر قسم کی قربانیاں اور کوششیں کی ہیں۔ آپ نے بیسیوں واقعات اور متعدد غیر مسلم احباب کی شہادتیں پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ گذشتہ فسادات کے دوران میں ہندوستان کی تمام مسلم اور غیر مسلم سوسائیٹیوں اور فرقوں میں سے صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے ہاتھ فرقہ وارانہ فسادات میں کسی وقت اور کسی رنگ میں بھی اپنے ہم وطن بھائیوں کے خون سے نہیں رنگے گئے اور کوئی مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی کہ احمدیوں نے قتل و غارت اور ایک دوسرے پر ظلم و تشدد میں حصہ لیا ہو۔ اسکے مقابل پر سینکڑوں مثالیں اور شہادتیں ایسی پائی جاتی ہیں اور تحریری طور پر غیروں کی لکھی ہوئی ہمارے پاس محفوظ ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے کئی جگہ مظلوم عورتوں بچوں بوڑھوں غرضیکہ ہر قسم اور ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر مدد کی اور غیر معمولی حالات میں ان کو موت کے منہ سے بچایا۔ آپ نے اس سلسلے میں کئی غیر مسلموں کی تحریری شہادتیں پڑھ کر سنائیں۔

مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کی تقریر

مکرم صلاح الدین صاحب کے بعد مکرم محمد یونس صاحب اسلم نے مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی صاحب کی ایک نظم "دھونی رمائے بیٹھے ہیں در دلیش قادیان" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے الفاظ اور آواز اس قدر درد انگیز اور رقت آمیز تھے کہ سب احباب پر ایک وجد اور رقت طاری ہو گئی اور جب مندرجہ ذیل شعر پڑھا گیا

یارب وہ دن نصیب ہو آئے بعد بناز
بچھڑے ہوؤں کو یوسفِ داماں لئے ہوئے

تو سب احباب کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور آمین اللھم آمین کی آوازیں آنے لگیں۔ دوستوں کی فرمائش پر اس شعر کو تین چار بار دہرایا گیا۔ اور بہتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سب نے اس شعر کو اپنے دلی جذبات کی ترجمانی سمجھتے ہوئے دعا کی اس نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے "صداقت مسیح موعود از روئے ہندو سکھ مذہب" پر بڑی بلند آواز سے پُر از معلومات تقریر فرمائی اور ہندوؤں اور سکھوں کی مقدس کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا ہونا ثابت کیا آپ کی اس اردو تقریر میں ہندی الفاظ کی کثرت تھی اور کثرت سے ہندو سکھ آپ کی تقریر میں موجود تھے۔ اس اجلاس میں مجموعی حاضری تقریباً گیارہ سو تھی اور جلسہ گاہ کے باہر لوگ کثرت سے کھڑے تھے۔

مولوی محمد سلیم صاحب کی تقریر

مولوی بشیر احمد صاحب کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے "اسلام اور کمیونزم" پر نہایت مدلل اور مضبوط تقریر فرمائی۔ جسے حاضرین میں سے علم دوست طبقہ میں بہت پسند کیا گیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ دنیا کی اقتصادی مشکلات کا بہترین اور قابل عمل حل نہ کمیونزم نے پیش کیا ہے اور نہ جمہوریت نے۔ بلکہ غربت اور سرمایہ داری سے پیدہ شدہ مشکلات کو سب سے پہلے اسلام نے حل کیا اور دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک اسلام کے پیش کردہ سنہری اصولوں پر روحانی اثر و قوت کے ذریعے دنیا کے ہر دو طبقوں سے عمل نہ کرا دیا جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں صدقہ زکوٰۃ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام "الوصیت" اور دیگر طوعی قربانیوں کا مفصل ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ کھانا اور نماز ظہر و عصر کے لئے برخواست ہوا

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری پونے تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی مولوی فاضل نے "اسلام میں عورت کا درجہ" پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی اے نے "قادیان کی تاریخ" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ابتدائی حالات اور قادیان کی ابتداء سے لے کر اب تک جتنے دور اس پر آئے اور جو تغیرات اور ترقی و تبدیلی رونما ہوئی۔ سب کا مفصل ذکر کیا۔ قادیان سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف بتا کر ان کی تشریح بھی فرمائی اور قادیان کے ساتھ وابستہ آئندہ پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔

مکرم مرزا واحد حسین صاحب کی تقریر

مکرم مولوی برکات احمد صاحب کے بعد مکرم مرزا واحد حسین صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریر فرمائی آپ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر سکھ گوروؤں کے مسلمانوں کے ساتھ محبت و دوستانہ تعلقات کا سکھ کتب سے ذکر کیا اور مسلمان بادشاہوں اور گذشتہ اولیاء نے سکھ گوروؤں اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو اچھے سلوک کیا اور جس جس رنگ میں بے غرض طور پر ان پر احسانات کئے ان کو سکھ اور دیگر کتب سے ثابت کر کے سکھوں سے اپیل کی کہ وہ ان امور کو یاد کریں اور خواہ مخواہ مسلمانوں سے اپنے تعلقات کو نہ بگاڑیں۔ بلکہ گذشتہ تاریخی روایات کو قائم رکھیں۔ قرآن کریم کے جو جو اچھے اصول اور تعلیم سکھ گوروؤں نے مسلمانوں سے لے کر اپنی مقدس کتاب اور گرنتھ صاحب میں اپنے رنگ میں لکھی ہیں۔ ان کا ذکر کر کے بتایا کہ اگر سکھ اب بھی مسلمانوں سے محبت اور دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہیں۔ تو اس کے ذرائع اور امکان موجود ہیں۔ آپ کی تقریر سکھ پبلک نے بہت پسند کی۔ اس اجلاس میں حاضری پہلے اجلاس سے بھی زیادہ تھی اور جلسہ گاہ پورے طور پر بھری ہوئی تھی۔ اس اجلاس میں بھی مولوی برکات احمد صاحب کی تقریر کے دوران میں نعرہ ہائے تکبیر وغیرہ لگائے گئے بالآخر بعض اعلانات پر اس اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

تیسرے دن بروز بدھ ۲۸ دسمبر کی کاروائی

جلسہ سالانہ کا تیسرے دن کا پہلا اجلاس دس بجے صبح زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ پاکستان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے "حکومت و رعایا کے تعلقات اسلام کے نقطۂ نظر سے" کے موضوع پر ایک نہایت ہی پر جوش مدلل اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلامی تعلیم اور تاریخ سے غیر مسلم حکومتوں میں رہنے والے مسلمانوں کے امن پسند رویہ اور تعاون کا ذکر فرمایا اور اسکے مقابل پر ایسی حکومتوں پر جو فرائض عاید ہوتے ہیں اور جس منصفانہ طریق سے اقلیت کے حقوق اور آزادی کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے اسے بھی تفصیل بیان کر کے حکومت ہند کو مناسب رنگ میں اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے آخر میں نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

حکومت کی توجہ کے لئے چند ریزولیوشن

اس کے بعد اس اجلاس میں مکرم مولوی محمد شریف صاحب امینی مولوی فاضل نے چند ریزولیوشن بغرض منظوری احباب کے سامنے پیش کئے۔ چند مناسب الفاظ کے بعد آپ نے مختلف امور حکومت ہند اور گورنمنٹ مشرقی پنجاب تک پہنچانے کے لئے پیش کئے۔

ان ریزولیوشنوں کی تائید ہندوستان اور پاکستان کے تمام احمدی احباب نے متفقہ طور پر کی اور پاس ہوا کہ ان کی نقول حکومت ہندوستان اور مشرقی پنجاب کے علاوہ حکام ضلع گورداسپور اور دیگر چیدہ چیدہ حکام اور ایڈیٹروں کو بھی روانہ کی جائیں۔

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب کی تقریر

اس کے بعد مکرم محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل کی تقریر ہندو مسلم اتحاد پر ہوئی آپ کی تقریر میں بھی ہندو سکھ صاحبان کی تعداد میں پہلے سے بہت زیادہ اضافہ تھا۔ آپ نے نہایت بلند آواز اور مؤثر پیرایہ میں ہندو مقدس کتب اور ہندو لیڈروں کی مختلف تحریروں سے اپنے مضمون کو واضح کیا اور فرمایا کہ وقت آ گیا ہے کہ مذہب اور مذہبی تعلیمات کا غلط طور پر نہ استعمال کیا جائے اور ماضی کو بھول کر پھر ہر ہندو مسلمان کو انسان سمجھ کر اس سے انسانی ہمدردی کی جائے۔ اور انسانیت کے حقوق ادا کئے جائیں۔ آپ کی تقریر بھی ہندو پبلک میں بہت پسند کی گئی۔

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر کی تقریر

آپ کے بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر

سنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" پر ایک مدلل اور پُر اثر مقالہ پڑھا۔ جس میں آپ نے حضور پُر نور کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اور بعض واقعات کا ذکر کرکے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ کا وہ اعلےٰ مقام حاصل کیا۔ جو کہ نہایت ہی بلند ترین ہے اور جہاں پر حضور کے سوا کوئی نہ پہنچ سکا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ حضور کے اخلاق عالیہ کے نمونے پر عمل کرکے آپ کے سچے پیرو اور شاگردوں نے بھی حضور کے اس اعلےٰ مقام سے حصہ پایا اور حضور کے اخلاق عالیہ کے اظہار کے لئے بطور آئینہ ثابت ہوئے۔

مبلغین مشرقی و مغربی افریقہ کی تقریریں

آپ کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ اور خاکسار محمد صدیق مبلغ مغربی افریقہ نے مختصر طور پر افریقہ میں تبلیغ اسلام اور اسلام اور جماعت احمدیہ کی وہاں ترقی پر تقاریر کیں جن میں وہاں کے ملکی حالات جماعتوں کی تعداد اور نظام کا ذکر کرنے کے علاوہ ان علاقوں میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات بتاتے ہوئے جماعت کے وہاں مختلف سکولوں کی ترقی اور ان کے ذریعے وہاں کے مسلمانوں کی کوشش اور تعلیمی حالت کے ترقی پذیر ہو جانے اور احمدی مبلغین کی کوششوں سے اسلامی اثر و رسوخ کے وہاں دن بدن زیادہ ہوتے جانے کا ذکر کیا۔

قادیان سے ہماری ہجرت پر لیکچر

اس کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ نے "قادیان سے ہماری ہجرت" پر نہایت محققانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے ایک نئے پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کشوف سے اور سلسلہ کے لٹریچر سے یہ بتایا کہ موجودہ انقلاب اور قادیان سے ہماری ہجرت کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا۔ بلکہ الہٰی نوشتوں میں یہ پہلے سے ایسے ہی مقدر تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے تفصیل اس کی پہلے سے خبر دے رکھی تھی۔ اس سلسلے میں آپ نے حضور کا الہام "داغ ہجرت" اور التبلیغ میں حضور کے ایک کشف کی تشریح کرنے کے علاوہ چند ایک اور کشوف سے بھی ثابت کیا کہ یہ سب کچھ پہلے سے مقدر تھا جس کی اطلاع قبل از وقت دے دی گئی تھی اور فرمایا کہ جس طرح ان پیشگوئیوں کا پہلا حصہ من وعن اور لفظ بلفظ پورا ہوا ہے انکا دوسرا حصہ یعنی ہمارا قادیان داخل ہونا بھی یقینی طور پر پورا ہوگا۔ اور حضور کے الہام "ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد" کے مطابق جس خدا نے ہم پر قرآن کریم فرض کیا ہے وہ ضرور انشاء اللہ ہمیں فاتحانہ رنگ میں قادیان واپس لائے گا۔ آپ نے قادیان کی واپسی کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک وحی میں دنیا کو یہ بھی قبل از وقت آج سے نصف صدی پہلے بتا دیا ہوا ہے کہ کس طرح اور کن ذرائع سے ہماری قادیان واپسی ہوگی۔

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کی یہ تقریر بڑے غور اور اطمینان سے سنی گئی اور آخر میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ اس اجلاس میں ۱۲۰۰ کے قریب حاضری تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم صاحب صدر یعنی مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت قادیان نے باہر کے ملکوں کی جماعتوں اور افراد کی طرف سے آمدہ تاریں اور خطوط پڑھ کر سنائے جن میں دعا کی درخواستیں تھیں اور احمدیت اور مبلغین اور پاکستانی احمدیوں اور اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دردمندانہ رنگ میں دعا کرنے کی تحریک کی۔ اس کے بعد آپ نے لمبی دعا کرائی۔ جو کہ نہایت رقت درد کرب اور عاجزی سے کی گئی۔ پہلے حضرت مکرم امیر صاحب نے بڑی رقت آمیز آواز سے روتے ہوئے قرآنی اور مسنون دعائیں پڑھیں۔ اس کے بعد خاموش دعا کی گئی۔ لیکن وہ خاموشی ایسی تھی کہ ہر طرف سے رونے اور اللہ تعالےٰ کے دربار میں چیخنے اور تڑپ تڑپ کر عاجزی سے التجائیں کرنے کی دھیمی دھیمی آوازیں آرہی تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے روحانی بچے جن کو سیراب ہونے سے پہلے ہی اپنی ماں کے پستانوں سے زبردستی کھینچ کر جدا کر دیا گیا ہوا ہے۔ اسکے عرش عظیم سے چمٹ چمٹ کر بے تابانہ رنگ میں بلبلا رہے ہیں۔ دعا کے بعد جلسہ بفضلہ تعالےٰ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔ درویشان قادیان اور وہاں کے دیگر حالات و جذبات انشاء اللہ اگلی قسط میں پیش کروں گا۔

دار القضاء کی طرف سے ضروری اعلان

مکرم شیخ الطاف حسین صاحب جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے۔ وفات پا چکے ہیں۔ ان کے لڑکے عزیزم اشفاق حسین صاحب نے مرحوم کا پراویڈنٹ فنڈ حاصل کرنے کے لئے درخواست دی ہے اور لکھا ہے کہ مرحوم کے وارث صرف دو لڑکے اور ایک دختر ہیں۔ اس لئے اگر کوئی اور وارث ہو یا مرحوم کے ذمہ کسی صاحب کا قرضہ ہو تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ورنہ اسکے بعد فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

"دفتر دوم کے لئے نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں۔ خود وعدے لکھوائیں۔ اور جو لوگ اس میں شامل نہیں۔ یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے۔ یعنی ان کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا۔ یا جن لوگوں نے پورے طور پر اس میں حصہ نہیں لیا تھا۔ ان سے وعدہ لکھوائیں اور زیادہ سے زیادہ لکھوائیں۔ اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔

میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔" (ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تحریک جدید کا لٹریچر خدام الاحمدیہ کی تمام مجالس کے قائدین کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وعدوں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہونگی۔ اور تمام مجالس حضور کی خدمت میں تمام وعدے براہ راست جلد سے جلد پیش کر دیں گی۔ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس دفعہ جماعت کا کوئی نوجوان ایسا نہ رہنا چاہیئے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۱ء کے ایک کشف کو پورا کرنے والی دعا تحریک جدید کی پانچہزاری فوج

جب دشمن نے اسلام اور احمدیت پر حملہ کیا۔ تو سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مطالبہ فرمایا کہ احمدیہ جماعت تحریک جدید میں اپنی مالی قربانی بطور چندہ کے پیش کرے۔ تا اس سے اشاعتِ اسلام اور اشاعت احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ سکے۔ چنانچہ احمدیہ جماعت کے مخلصین نے جو نمونہ شاندار اور غیر معمولی قربانیوں کے ذریعہ گزشتہ سالوں میں اپنے امام کے حضور پیش کیا۔ اس کی مثال سوائے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے نہیں ملتی تحریک جدید میں حصہ لینے والی یہی وہ پانچہزاری فوج ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۱ء کے اس کشف کو پورا کرنے والی ہے۔ حضور علیہ السلام کا کشف یہ ہے:۔

"ایک دفعہ کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ۱۹۳۴ء کے آخر میں۔ ایک زمین پر۔ اور ایک چھت کے قریب۔ پہلے میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور وہ چپ رہا۔ پھر میں نے دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب آسمان کی طرف تھا۔ اسے میں نے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچہزاری سپاہی دیا جائیگا۔ اس کا جواب سن کر میں نے کہا۔ کہ پانچہزار سپاہی اگرچہ تھوڑے ہیں۔ لیکن اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اور میں نے کشفی حالت میں یہ آیت پڑھی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ"

یہ وہ پیشگوئی ہے جو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والوں کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ اسی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ درحقیقت انہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی سال سے میرا یہ خیال تھا۔ کہ یہی وہ فوج ہے۔ جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی تھی۔ اور اسی فوج سے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے۔ اور یہ فوج ایک ایسا نشان چھوڑ جائے۔ جس سے ہمیشہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہوتی رہے۔"

فرمایا۔ "ہماری نیت اس روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے۔ جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ (آپ کو معلوم رہے کہ تحریک جدید کا ایک ایک پیسہ پاکستان سے باہر کی بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت پر خرچ ہو رہا ہے) اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ تو اپنی قربانیاں ان کو حقیر نظر آنے لگیں۔"

تحریک جدید کی اس اہمیت اور بیرونی ممالک کی تبلیغی ضرورت کے پیش نظر ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے اس جہاد کبیر میں شامل ہو جائے۔ وہ احباب جو ۱۹۳۴ء میں شامل ہوئے۔ اور اب تک دیتے آرہے ہیں۔ یا بعض وہ جو پانچ سات سال تک دے کر پھر کسی وجہ سے نہ دے سکے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بخشی دی ہے۔ اور تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کہہ رہی ہے۔ کہ ان کو اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے وہ شامل ہو جائیں۔ اور سولھویں سال میں اپنا وعدہ دے دیں۔ یہی تحریک جدید کا دفتر اول ہے۔ جس کا اب سولھواں سال شروع ہو رہا ہے۔ آپ اس اعلان کو پڑھ کر تحریک جدید کے سولھویں سال میں اپنا وعدہ لکھ کر براہِ راست حضرت اقدس کے حضور پیش فرما دیں۔ یا دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ میں حضور کے پیش کرنے کے لئے دیدیں۔ اور چاہیئے۔ کہ دفتر وکیل المال تحریک جدید میں تشریف لاکر اپنا حساب بھی ملاحظہ فرمالیں۔

وہ احباب جو اب تک شامل نہیں ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سامانِ معیشت پیدا کر دیا ہے۔ اور کاروبار یا ملازمت وغیرہ کر رہے ہیں۔ وہ سال ششم میں داخل ہوں۔ اور جو پہلے سے شامل چلے آرہے ہیں۔ وہ سال ششم میں گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ دیں۔ کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شامل نہ ہو گیا ہو۔ نوجوانوں سے بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ حضور ایدہ اللہ کا یہ پہلا مطالبہ ہے۔ یہی دفتر دوم کہلاتا ہے۔ جس کا یہ سال ششم شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اس جہاد میں شامل ہونے اور راہِ خدا میں قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین یا رب العالمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک منظور کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ اور سابقہ عہدیداران سے چارج لے کر کام شروع کر دیں۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر چارج لینے کی اطلاع نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
مٹھہ ٹوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا	پریزیڈنٹ سیکرٹری مال " تعلیم و تربیت	ملک حیدر علی صاحب چوہدری رشید احمد صاحب چوہدری سعید احمد صاحب	میلسی ضلع ملتان	پریزیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ امام الصلوٰۃ	چوہدری امیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سید سلطان احمد صاحب بکنگ کلرک ریلوے سٹیشن حوالدار میاں غلام نبی صاحب میاں خیر الدین صاحب
کلیان پور چک ۲۴۳ گ ب via ماموں کانجن ضلع لائلپور	پریزیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ محاسب	چوہدری نظام دین صاحب چوہدری محمد شریف صاحب چوہدری غلام نبی صاحب چوہدری حفیظ احمد صاحب	ڈاکخانہ چک ۱۲۱ ضلع ملتان	پریزیڈنٹ سیکرٹری مال	چوہدری رشید احمد صاحب چوہدری فضل دین صاحب چک ۱۳۸

دار القضاء کی طرف سے اعلانات

(۱) محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اشتیاق علی صاحب اسسٹنٹ میونسپل نے لکھا ہے۔ کہ شیخ صاحب موصوف انجینئر دہلی بتاریخ ۹ رجون ۱۹۴۷ء بمقام دہلی وفات پاگئے تھے۔ اس لئے مرحوم کی امانت مبلغ ۵۶۰ روپے جو تحریک جدید میں جمع ہے مجھے دلائے جائیں کیونکہ میرے دو لڑکے اور تین لڑکیاں سب نابالغ ہیں۔ اور میری پرورش میں ہیں۔ سو اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مرحوم کے والدین یا دادا دادی میں سے کوئی بقید حیات ہوں۔ یا کسی کا قرض وغیرہ مرحوم کے ذمہ واجب الادا ہو۔ تو وہ تیس یوم تک اطلاع دیں ورنہ مطابق شریعت اس کے لڑکے کا فیصلہ کرا دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

ضروری اعلان

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج کیمل پور کے ترکہ (نقدی وغیرہ) کی تقسیم کا معاملہ دار القضاء میں آیا ہے۔ مرحومہ کے والدین اور خاوند موصوف نے مرحومہ کے سارے نابالغ بچوں کے حق میں اپنے شرعی حصص سے دستبرداری دے دی ہے۔ سو اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مرحومہ کے ذمہ کسی صاحب کا کوئی قرض واجب الادا ہو تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ ورنہ بعد میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

گمشدہ بالٹی

مورخہ ۱۲ ہش ۲ شام میرا آدمی لنگر خانہ سے مہمانان کے لئے کھانا حاصل کر رہا تھا۔ تو کوئی دوست غلطی سے سالن کی بالٹی اُس کے ہاتھ سے لیکر چلے گئے۔ یہ بالٹی پیتل کی ہے۔ اور اندر سے قلعی شدہ ہے۔ جس دوست کے پاس ہو۔ وہ مہربانی فرما کر خاکسار تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں

(عبد اللطیف از ربوہ)

کولمبو میں مسئلہ کشمیر پر غیر رسمی گفتگو کا امکان ہے

کولمبو ۹ جنوری۔ کل وزیر اعظم سنانائک کی پریس کانفرنس میں یہ بات واضح ہو گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ کانفرنس میں رسمی تجاویز منظور ہونے کی توقع نہیں ہے بلکہ کانفرنس کا اصل مقصد دولت مشترکہ کے مجموعی خیالات کا اظہار رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹرلنگ فاضلات کی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ لیکن اس کے تصفیہ کا مسئلہ پیش نہیں ہوگا۔ تمام وفود کے ۔ ۔ ۔ ۔ مشورے ۔ ۔ ۔ ابتدائی اجلاس میں پیش کر دئیے جائیں گے جن کا اصل مقصد ایجنڈا مرتب کرنا ہوگا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا ایسے متنازعہ فیہ مسئلے جیسے افریقہ میں ہندوستانیوں کی پوزیشن کشمیر کا تنازعہ اور ملایا میں ہندوستانیوں کے شہری حقوق پر گفتگو ہوگی یا نہیں آپ نے بتایا کہ یہ کانفرنس دراصل ایک گھرانے کا اجتماع ہے۔ اور تمام ایسے مسئلے جو ایسے اجتماع میں پیش ہو سکتے ہیں وہ اس میں بھی پیش ہوں گے۔ لیکن امکان یہ ہے کہ اختلافی مسائل پر متعلقہ ممالک آپس میں غیر رسمی گفتگو کریں گے۔ (داسٹار)

مشرقی جرمنی پر اشتراکیوں کا مکمل قبضہ

برلن ۹ جنوری۔ کرسچین ڈیموکریٹک لیڈر اور اور نائب وزیر اعظم ۔ ۔ ۔ کی تقریر نے اس کا مزید ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ سوشلسٹ ۔ ۔ ۔ پارٹی کے پردہ میں جرمنی کے مشرقی حلقہ کی حکومت پر اشتراکی مکمل طور پر قابض ہیں۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ ہرمسک نے کہا ہے کہ اگرچہ حکومت کے مختلف محکموں میں ان کی پارٹی کو نو سو عہدوں کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لیکن چھ ہزار اسامیوں میں سے ۳۴ پر ان کی پارٹی کے لوگوں کا تقرر ہوا۔ ہرمسک نے یہ بھی کہا کہ ان تقرریوں میں وزراء کو کوئی اختیار نہ تھا بلکہ یہ مشرقی جرمنی کے صدر کے بیٹے کے ہاتھ میں تھا جو روسی شہری اور روسی فوج میں کرنل ہیں۔ (داسٹار)

دنیا کی یہودی آبادی میں چالیس لاکھ کی کمی ہو گئی

لنڈن ۹ جنوری۔ بین الاقوامی مشنری کونسل کی جو رپورٹ یہاں شائع ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یورپی یہودیوں نے جنوبی امریکہ کے ممالک کو جانا شروع کر دیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا کی یہودی آبادی میں چالیس لاکھ کی کمی ہو گئی ہے۔ جنگ سے قبل ان کی آبادی ۱,۶۵,۰۰,۰۰۰ تھی لیکن اب ۱,۲۴,۰۰,۰۰۰ ہے۔ یورپ میں ان کی تعداد ۶۵,۰۰,۰۰۰ سے گھٹ کر ۱,۲۰,۰۰,۰۰۰ ہو گئی ہے۔ یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایشیا اور افریقہ کے اسلامی ممالک میں ان کی تعداد ۱,۵۰,۰۰,۰۰۰ ہے اور جنوبی میں اب تقریباً اتنے ہی یہودی ہیں جتنے برطانیہ میں اور برازیل۔ ارجنٹائن چیلی اور وینزویلا میں ان کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ (داسٹار)

ہانگ کانگ کی تجارت میں بے نظیر ترقی کا امکان

ہانگ کانگ ۹ جنوری۔ یہاں کے چینی تاجروں نے چین روانہ کرنے کے لئے خام اشیاء کی وسیع پیمانہ پر تلاش شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں بڑی مقدار میں سامان گراں قیمتوں پر فروخت کیا گیا ہے۔ تجارتی حلقے پیشگوئی کر رہے ہیں کہ اگر اشتراکیوں نے پابندیاں عاید نہ کیں تو ہانگ کانگ کی تجارت میں بے نظیر ترقی ہو جانے کا امکان ہے۔

سلہٹ کے ہندو وکلاء کی پاکستان دشمنی

سلہٹ ۹ جنوری۔ سلہٹ بار کے ہندو ارکان نے سرحدی ٹریبونل کے سامنے ہندوستانی مقدمہ کی تقویت کے لئے پچاس ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ اصلاعیات سلہٹ نے ہندو وکلاء کے اس رویہ پر سخت احتجاج کرتے ہوئے اسے باغیانہ کارروائی قرار دیا ہے۔

حکومت پنجاب شہری دفاع کے پروگرام پر پندرہ لاکھ روپے صرف کرے گی

گورنر کے مشیر اعلیٰ کا اعلان

منٹگمری ۹ جنوری۔ گورنر پنجاب کے مشیر اعلیٰ ملک محمد انور نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت نے آئندہ مالی سال میں شہری دفاع پر پندرہ لاکھ روپے صرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور رضاکاروں کی تربیت کے سلسلہ میں انہیں رائفلیں اور کارتوس مہیا کرنے کے انتظامات بھی کئے جائیں گے۔ ملک محمد انور نے رضاکاروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے رضاکاروں کی تحریک کے سلسلہ میں عوام کے جوش و خروش کو سراہا۔ ملک صاحب نے منٹگمری سٹی لیگ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مشیر حکومت کی بحالیات کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہیں اور مشترکہ ریفیوجی کونسل کے اجلاس میں تمام مسئلہ زیر بحث لایا جائے گا۔

پاکستان نے برما سے چاول خریدنا شروع کر دیا

کراچی ۹ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے برما سے چاول خریدنا شروع کر دیا ہے۔ آج سفیر برما متعینہ پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ جو پاکستانی تاجر برما سے چاول اور عمارتی لکڑی خریدنے کے متمنی ہوں سفارت برما متعینہ پاکستان ان کیلئے ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہے۔

دنیا کی آبادی میں ہر سال دو کروڑ بیس لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے

لنڈن ۹ جنوری۔ لارڈ بوائڈ اور نے لنڈن میں لیکچر دیتے ہوئے یہ پیشگوئی کی کہ اس صدی کی تیسری چوتھائی میں کوئی چیز دنیا کی آبادی کو تین ارب بنا دینے سے روک نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی آبادی میں ہر سال دو کروڑ بیس لاکھ آدمیوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر ہم لوگ دنیا کی آبادی کو غذا مہیا کرنے میں انہماک برتتے جو جنگ کے دوران میں سرمایہ اور محنت حاصل کرنے میں برتا گیا تھا۔ تو پچیس برس سے بھی کم عرصہ میں دنیا کی غذائی پیداوار دوگنی ہو جاتی۔ (داسٹار)

ملایا میں بے چینی پھیلانے کا اشتراکی منصوبہ

سنگاپور ۹ جنوری ایک رسالہ میں۔ جسے ملایا کی اشتراکی جماعت نے گذشتہ دسمبر میں تیار کیا تھا اور جسے حفاظتی حکام نے اب شائع کیا ہے کہا گیا ہے کہ وہ یہ ہم لوگوں کا بنیادی فرض ہے کہ ایک ایسے علاقہ کو آزاد کرائیں۔ جہاں سے ہمارے دستے کارروائیاں کر سکیں۔ ہم لوگوں کو اس کی باضابطہ اور انتھک کوشش کرنی چاہیئے کہ ملایا میں ایسی بے چینی پیدا کر دی جائے۔ جو عرصہ تک قائم رہ سکے۔

"ایسے ملازمین جو صنعتوں کی تباہی کی وجہ سے بے روزگار ہو جائیں گے وہ اس پر مجبور ہوں گے کہ جنگلوں میں جا کر غذا پیدا کریں۔ اور اپنے ذریعہ معاش ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ ڈاکوؤں کو محفوظ مستقر قائم کرنے میں مدد دیں گے"۔

سنگاپور کے شہر میں آراستہ لبیس گشت کر رہی ہیں۔ جن پر برطانیہ کے پیکنگ کی حکومت کو تسلیم کر لینے کے خیر مقدمی جھنڈے آویزاں ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اور کسی قسم کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ (داسٹار)

کراچی کے فضائی کالج کے لئے برطانوی معلمین

لنڈن ۹ جنوری۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک پنج سالہ معاہدہ کے تحت جو ابھی حکومت پاکستان کے ساتھ کیا گیا ہے کراچی کے فضائیہ ۔ ۔ ۔ کالج کے لئے برطانیہ سے معلمین بھیجے جائیں گے۔ ہاکر سڈلی گروپ کا کہنا ہے کہ کمبل ہیمپشائر کے فضائی تربیتی ادارہ سے ۴۰ معلمین کو جانا ہے۔ جن میں سے بعض پاکستان کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔

جن اسکولوں میں انہیں تربیت دینی ہے وہ پاکستان ایئر فورس ٹیکنیکل کالج ہے۔ جو اپریل میں گورانگی کریک میں کھلنے والا ہے۔

کالج کے پرنسپل ایئر کموڈور ایف۔ اے ووڈس ہوں گے۔ جو فروری میں کراچی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ (داسٹار)

پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور ۹ جنوری کل پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں صوبہ مسلم لیگ کے انتخابات کے متعلق مختلف مسائل زیر بحث آئے۔ سب سے اہم مسئلہ ضلع ملتان میں مسلم لیگ کے عام ارکان کی بھرتی کے متعلق مقامی زعماء میں اختلاف تھا مجلس عاملہ نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک نگران کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ کمیٹی ضلع ملتان کے مقامی زعماء کے اختلافات کا انسداد کرکے اس امر کی نگرانی کرے گی کہ ملتان میں مسلم لیگ کے انتخابات کے سلسلہ میں کوئی بدعنوانی نہ ہو۔ مجلس عاملہ نے ایک اور قرارداد کے ذریعے سات ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو مستقبل قریب میں ایک ٹریبونل کا تقرر کرے گی یہ ٹریبونل مسلم لیگ کے انتخابات کے سلسلہ میں اپیلوں کی سماعت کرے گا۔ مجلس عاملہ کے آج کے اجلاس میں پاکستان دستور اسمبلی کی خالی نشستوں کے متعلق کوئی قرارداد پیش نہیں ہوئی۔ اس سلسلہ میں ایک مقامی اخبار کی اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے۔

دوسرے ممالک سے پاکستان کیلئے کوئلہ

لنڈن ۹ جنوری پاکستان ہائی کمشنر کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ہندوستان کے انکار کے بعد پاکستان کی وزارت صنعت دوسرے ممالک سے کوئلہ حاصل کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ لیکن کوئلہ پہنچنے میں کچھ وقت لگے گا۔ دریں اثنا کوئلہ کے موجودہ سٹاک سے تمام مقامی ضروریات پورا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور کوئلہ کی بجائے تیل کا استعمال بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

کراچی میں امریکن ہواباز کی بریت

کراچی ۹ جنوری۔ کل ایک امریکن ہواباز کیپٹن گرگیری تھامسن اقدام قتل کے الزام سے بری کر دئیے گئے۔ کراچی کے ایڈیشنل مجسٹریٹ مسٹر ٹی۔ بل ڈزبن نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ استغاثہ پائیلٹ کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

یاد ہوگا کہ اس امریکن ہواباز پر کراچی پولیس نے گزشتہ مارچ میں ایک آسٹریلین ہواباز پر مبینہ فائرنگ کی بنا پر مقدمہ دائر کیا تھا۔